معالم السنن

معالم السنن امام ابوداؤد سجستانیؒ (م ۲۷۵ھ) کی سنن ابی داؤد کی شرح ہے۔ اس میں امام خطابی نے حدیثوں کی شرح، اس کے اہم مطالب کی توضیح اور اس کی مشکلات کو عالمانہ انداز میں حل کیا ہے۔ اس میں احادیث کی تشریح و تفسیر اور بحث و تحقیق کا معیار بہت بلند اور طرزِ استدلال بہت دلکش ہے۔ اور امام خطابی نے حدیثوں کے اسرار و حکم پر خاص توجہ دی ہے اور اس کے ساتھ اصولِ حدیث اور فنی مباحث پر بھی عالمانہ گفتگو کی ہے۔ علامہ شہاب الدین احمد بن محمد بن ابراہیم مقدسی (م ۷۶۹ھ) نے "عجالۃ العالم من کتاب المعالم" کے نام سے اس کی تلخیص کی ہے[۱۰]

امام ابوعبداللہ حاکمؒ (م ۴۰۵ھ)

امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ المعروف حاکم ۳۲۱ھ میں نیشاپور میں پیدا ہوئے[۱۱]۔ آپ کا تعلق ایک علمی خاندان سے تھا۔ آپ کے والد عبداللہ بن محمد صاحبِ علم تھے۔ اور انہوں نے امام مسلمؒ (م ۲۶۱ھ) کو دیکھا تھا[۱۲]۔ امام حاکم کے اساتذہ اور تلامذہ کی فہرست طویل ہے۔ علامہ ذہبیؒ (م ۷۴۸ھ) نے "تذکرۃ الحفاظ" میں اور علامہ ابن سبکی (م ۷۷۱ھ) نے "الطبقات الشافعیہ" میں آپ کے اساتذہ اور تلامذہ کی فہرست درج کی ہے[۱۳]

امام حاکم نے سب سے پہلے نیشاپور کے علمائے کرام سے استفادہ کیا۔ بعد ازاں تحصیل تعلیم کے لیے عراق، بغداد، مکہ، کوفہ، مرو، بخارا، ماوراء النہر، ہمدان اور اصفہان کا سفر کیا اور ہر جگہ کے اساطینِ فن سے اکتسابِ فیض کیا۔ مؤرخین نے آپ کو "طاف الآفاق ورحل الکثیر" لکھا ہے[۱۴]

امام حاکم علمِ حدیث میں خاص امتیاز کی وجہ سے الحافظ الکبیر کے لقب سے یاد کیے جاتے ہیں اور اس کے ساتھ حدیث میں خاص امتیاز کی وجہ سے ان کے حفظ و ضبط

© rasailojaraid

اور ثقاہت و عدالت پر تمام آئمہ فن اور محدثینِ کرام کا اتفاق ہے ۔ زہد، اتقاء دیانت امانت میں بھی ممتاز تھے ۔ حافظ ابنِ کثیر (م ۷۷۴ھ) نے ان کو صاحبِ حزم و ورع اور متدیّن و امین لکھا ہے[15] علّامہ ابنِ سبکی (م ۷۷۱ھ) لکھتے ہیں کہ :

"امام حاکم کی عظمتِ شان، جلالتِ قدر اور امامتِ فن پر سب کا اتفاق ہے ۔ وہ ان ائمہ علام میں سے تھے جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دینِ مبین کی حفاظت کا کام لیا ہے[16]"

امام ابو عبداللہ حاکم نے ۳ صفر ۴۰۵ھ کو نیشا پور میں انتقال کیا[17]

معرفۃ علوم الحدیث

یہ علوم حدیث پر ایک اہم اور مفید کتاب ہے ۔ علّامہ ابنِ خلدون (م ۸۰۸ھ) اس کتاب کے بارے میں لکھتے ہیں کہ :

"علومِ حدیث میں لوگوں نے متعدد کتابیں لکھی ہیں ۔ لیکن اس فن کے یگانۂ روزگار ائمہ علمائے فحول میں ابو عبداللہ حاکم ہیں ۔ ان کی کتابیں مشہور ہیں ۔ انہوں نے اس فن کو باقاعدہ مرتّب و مہذّب کیا ۔ اور اس کے محاسن اچھّی طرح منقّح اور نمایاں کیے[18]"

معرفۃ علوم الحدیث ۱۹۳۵ء میں حیدر آباد دکن سے شائع ہو چکی ہے ۔

المستدرک علی الصّحیحین

یہ امام ابو عبداللہ حاکم کی سب سے شہرہ آفاق اور مشہور کتاب ہے ۔ محدّثین کی اصطلاح میں مستدرک وہ کتابیں کہلاتی ہیں جن میں ان حدیثوں کو نقل کیا جاتا ہے جو حدیث کی کسی اور کتاب کی شرط کے مطابق ہونے کے باوجود اس میں درج ہونے سے رہ گئی ہوں[19]

مستدرک کا شمار حدیث کی مشہور اور اہم کتابوں میں ہوتا ہے ۔ اور بعض حیثیتوں سے اس کو بڑی اہمیت حاصل ہے ۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدّث دہلویؒ (م ۱۲۳۹ھ) نے طبقاتِ کتبِ حدیث میں اس کو تیسرے طبقہ میں شامل کیا ہے[20] حافظِ ابنِ صلاح (م ۶۴۳ھ) نے صحاح کے بعد جن کتابوں کو اہم اور قابلِ اعتماد قرار دیا ہے[21] ان میں

d.com

مستدرک حاکم کا نام بھی شامل ہے [۲۱]

امام حاکم نے مستدرک کی ترتیب میں ابواب کی تبویب اور احادیث کے نقل وانتخاب میں حسن وموزونیت کے علاوہ جدّت واختراع سے بھی کام لیا ہے اور اس کے ساتھ اس کی ایک اور خصوصیت یہ بھی ہے کہ امام صاحب نے صحابہ کرامؓ کے فضائل ومناقب میں صحابہ کرامؓ کے حالات بھی قلمبند کیے ہیں اور اس کے علاوہ امام حاکم نے بعض حدیثوں کے مراجع ومصادر کی بھی نشان دہی کی ہے اور اس سلسلہ میں جامع صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داؤد، سنن نسائی، مؤطا امام مالک، المبسوط امام شافعی اور صحیح ابن خزیمہ کے نام لیے ہیں۔

مستدرک حاکم ۴ جلدوں میں حیدرآباد دکن سے شائع ہو چکی ہے۔

پہلی جلد ۱۳۳۴ھ، دوسری جلد ۱۳۴۰ھ، تیسری جلد ۱۳۴۱ھ اور چوتھی جلد ۱۳۴۲ھ میں شائع ہوئی [۲۲] مستدرک کی اشاعت کے بعد مولانا ابوالجلال ندوی نے اس پر ایک مفید علمی وتحقیقی مقدمہ لکھا تھا۔ جو معارف اعظم گڑھ جولائی، اگست ۱۹۲۶ء میں شائع ہوا تھا۔ اس مقدمہ کے جواب میں مولانا محمد ہاشم ندوی نے بھی ایک فاضلانہ علمی مضمون لکھا تھا جو معارف اعظم گڑھ نومبر، دسمبر ۱۹۲۶ء میں شائع ہوا تھا۔

---

۱ ابنِ خلکان، وفیات الاعیان۔ ج ۱، ص ۳۹۷

۲ تقی الدین سبکی، طبقات الشافعیہ : ج ۳، ص ۲۱۸

۳ سمعانی، کتاب الانساب۔ ورق ۲۰۳

ذہبی، تذکرۃ الحفاظ۔ ج ۳، ص ۲۲۴

۴ ابنِ سبکی، طبقات الشافعیہ۔ ج ۲، ص ۲۱۸

۵ ابنِ جوزی، المنتظم۔ ج ۷، ص ۲۹۷

۶ ابنِ سبکی، طبقات الشافعیہ۔ ج ۲، ص ۱۱۸

۷ سمعانی، کتاب الانساب۔ ورق ۳۰۳

۸ ضیاء الدین اصلاحی، تذکرۃ المحدثین۔ ج ۲، ص ۱۲۳

© rasailojaraid.com

۹ے عبدالسلام مبارک پوری، سیرت البخاری — ص ۲۱۶
۱۰ے حاجی خلیفہ بن مصطفیٰ، کشف الظنون — ج ۱، ص ۴۲۷
۱۱ے ابنِ سبکی، الطبقات الشافعیہ — ج ۳، ص ۶۴
۱۲ے ذہبی، تذکرۃ الحفاظ — ج ۳، ص ۲۴۶
۱۳ے ذہبی، تذکرۃ الحفاظ — ج ۳، ص ۲۴۲
ابن سبکی، الطبقات الشافعیہ — ج ۳، ص ۶۵
۱۴ے خطیب بغدادی، تاریخ بغداد — ج ۵ ص ۴۷۳
۱۵ے ابنِ کثیر، البدایہ والنہایہ — ج ۱۱، ص ۳۵۵
۱۶ے ابنِ سبکی، الطبقات الشافعیہ، ج ۳ ص ۶۵
۱۷ے ابن خلکان، وفیات الاعیان — ج ۲، ص ۳۸۵
۱۸ے ابنِ خلدون، مقدمہ ابنِ خلدون — ص ۳۸۵
۱۹ے عبدالرحمٰن مبارک پوری، مقدمہ تحفۃ الاحوذی - ص ۳۷، ۱۰۳
۲۰ے شاہ عبدالعزیز محدّث دہلوی، عجالۂ نافعہ، ص ۶
۲۱ے ابنِ صلاح، مقدمہ ابن صلاح، ص ۱۹۳
۲۲ے ضیاء الدین اصلاحی، تذکرۃ المحدثین — ج ۲، ص ۱۵۷

معزز قارئین کرام!

اپنے زرِ تعاون کی میعاد جو کہ آپ کے نام/پتہ کے لیبل پر درج ہے ختم یا غلط درج ہونے پر براہِ کرم ہمیں جلد از جلد مطلع فرمادیں کہ آپ کے نام پرچہ بدستور جاری رکھا جائے؟ اس سے ہمیں یہ بھی اطمینان رہے گا کہ پرچہ آپ تک پہنچ رہا ہے اور آپ کا پتہ تبدیل نہیں ہوا ہے۔ اگر آپ زرِ تعاون بذریعہ وی۔پی۔پی ادا کرنا چاہیں تو اس کے لیے بر وقت تحریر فرمائیں!

شکریہ آپ کے تعاون کے متمنی
مینجر سرکولیشن

d.com